بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۱ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۲ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ دو مرتبہ کچھ دیر کے لئے بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عدم ابتلا نقصان کا موجب ہے جن پر کوئی ابتلا نہیں آیا وہ بد قسمت ہیں

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں

"جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلا نہیں آیا وہ بد قسمت ہیں وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد و ثنا اس پر جاری نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بد قسمت ہے نہیں خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مکرم حافظ عبد السلام صاحب بخیر و عافیت نیروبی پہنچ گئے

نیروبی (بذریعہ تار) مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید مشرقی افریقہ کے دورہ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۷ ستمبر بخیر و عافیت نیروبی پہنچ گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ نیروبی کے احباب نے ہوائی اڈہ پر پہنچ کر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ محترم حافظ صاحب کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، ماریشس اور عدن کے احمدیہ مشنوں کا دورہ کریں گے۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا عزم کراچی

ربوہ ۲۰ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کراچی اور خیرپور کے اجتماعات میں شرکت کرنے کے لئے آج صبح ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ ۲۵ ستمبر تک ربوہ واپس تشریف لائیں گے۔ احباب آپ کے اس دورہ کی کامیابی اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا کریں۔

دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آجکل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھائی

ربوہ ۲۰ ستمبر۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی اہلیہ محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ (جو ۱۸ اور ۱۹ ستمبر کی درمیانی رات وفات پا گئی تھیں) کی نعش کل بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابیہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ نماز جنازہ کل دس بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ کی وفات پر کل جامعہ احمدیہ میں تعطیل کر دی گئی۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شائع کرنیکی تجویز

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان —

تجویز ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ مکتوبات گرامی (جو بیش قیمت نصائح پر مشتمل ہوتے ہیں اور تربیت کے لئے بہت مفید) یکجا طور پر شائع کئے جائیں۔ اس لئے ایسے اصحاب سے جن کے پاس حضرت موصوف کے خطوط ہیں گزارش ہے کہ اصل خطوط یا امیر مقامی / پریذیڈنٹ کی مصدقہ نقل خاکسار کو جلد بھجوا دیں۔

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ستمبر ۶۳ء

اس زمانہ کی بنیادی بیماری خدا ناشناسی ہے

آج دنیا کی یہ بیماری نہیں ہے کہ لوگ دنیا کو ترک کرکے بالکل پوجا پاٹ میں مصروف ہو گئے ہیں اگرچہ یہ درست ہے کہ آج بھی بعض ہندو، بدھ اور عیسائی وغیرہ مذاہب کے پیرو ترکِ دنیا کی تلقین کرتے ہیں لیکن اب ایسے لوگ پہلے کی نسبت بہت کم نظر آتے ہیں۔ رہبانیت اب عام طور پر ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اگرچہ اسلام رہبانیت کا حکم نہیں دیتا مگر وہ عبادت حق کے لئے اگر انسان شغف رکھتا ہے اور دنیا کے کام ترک نہیں کرتا تو عبادت میں انہماک مفید قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اسکے لئے اپنا وقت صرف کرے جس طرح انسان دنیا کے کاموں میں کامیابی کے لئے جدوجہد کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے بھی خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نماز وغیرہ عبادات پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

یعنی وہ لوگ جو ہماری تلاش کے لئے کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

اصل بات تو یہ ہے کہ انسان کا منتہائے مقصود ہی اللہ تعالیٰ کی شناخت ہے۔ اس طرح کہ انسان اپنے ہر کام میں خواہ وہ کتنا ہی دنیاوی کام کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کو مدنظر رکھے۔ یہی اسلام ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف احمدیت کا پیغام سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا نقطۂ نظر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ (سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سنایا تھا مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآن کریم نے پیش کیا تھا مگر دنیا نے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا اور وہ یہی پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اس کے ذریعہ سے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے واذ قال ربك للملٰئكة انی جاعل فی الارض خلیفة (سورہ بقرہ) پس آدمؑ اور اس کی نسل خداتعالیٰ کی خلیفہ یعنی اس کی نمائندہ ہے وہ خداتعالیٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو خداتعالیٰ کی صفات کے مطابق بنائیں اور جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے موکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے اسی طرح ان کا بھی فرض ہے کہ وہ خداتعالیٰ کیساتھ ایسا تعلق پیدا کرے کہ خداتعالیٰ اسکی ہر دم اور ہر کام میں رہنمائی کرے اور تمام چیزوں سے زیادہ وہ اس کا محبوب ہو اور تمام باتوں میں وہ اس پر توکل کرنے والا ہو۔ اور اسی غرض کو پورا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ ان کا یہ کام تھا کہ وہ دنیادار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں جس تخت پر سے اتارنے کیلئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں"

(احمدیت کا پیغام صـ۳۵)

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ چونکہ انسان کی پیدائش کا منتہائے مقصود اللہ تعالیٰ کی شناخت ہے اس لئے ظاہر ہے کہ انسانی زندگی کی تمام تگ و دو اس محور کے گرد گھومنی چاہیئے۔ مگر جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں بعض لوگوں نے تحریک احمدیت کے متعلق یہ خیال کیا ہے کہ یہ کوئی ایسی ہی تحریک ہے جیسا کہ صوفیانہ کی تحریکیں ہوتی ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ کی تحریک بھی ویسی ہی ہے جیسے آجکل کے صوفیاء وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھا کر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں اگر آپ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا وہاں اس بات پر بھی زور دیا کہ دین اللہ کی طرف سے اس لئے آیا کرتا ہے کہ وہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے اور اسکے دماغ کو منوّر کرے۔ اور اسکی عقل کو تیز کرے۔ آپ نے کہا جو شخص سچے طور پر دین پر عمل کرتا ہے اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا۔ دین اسکے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے۔ دین اسکے اندر قوتِ عملیہ پیدا کرتا ہے اور دین اسکے اندر ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم دین کو اختیار کرو۔ تم نمازیں پڑھو۔ تم روزے رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو لیکن وہ نمازیں پڑھو جو قرآن نے بتائی ہیں اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتلئے ہیں اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے۔ قرآن کریم تم سے اٹھک بیٹھک کا مطالبہ نہیں کرتا نہ وہ تم سے بھوکے رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نہ اپنا ملک بے فائدہ چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نہ اپنا مال گنوانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کریم تو نماز کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر نماز تم سے فحشاء و منکر کو ترک کروا دیتی ہے پس اگر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نماز کا قرآن کریم نے بتایا ہے تو تمہاری نماز نماز نہیں ہے۔ اور روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون۔ روزہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا تمہارے اندر تقوےٰ اور اخلاقِ فاضلہ پیدا ہوں پس اگر تم روزے رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری نیت درست نہیں اور تم روزہ نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپکو بھوکا رکھتے ہو اور خداتعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا تو مطلوب نہیں۔ اور حج کے لئے فرماتا ہے کہ یہ بغاوت کے خیالات کو روکنے اور باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس حج رفث اور فسق اور جدال کو روکنے کے لئے ہے۔ اور زکوٰۃ کے لئے فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقة تطھرھم وتزکیھم بھا زکوٰۃ تزکیۂ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس جب تک یہ نتائج پیدا نہ ہوں تمہارا حج اور تمہاری زکوٰۃ صرف دکھاوے کے ہیں پس تم نماز پڑھو۔ روزہ رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو مگر تمہاری نماز اور روزے اور حج کو میں تب تسلیم کروں گا جب ان کا نتیجہ نکلے اور تم فحشاء و منکر سے بچو اور تمہارے اندر تقوےٰ پیدا ہو اور رفث اور فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ۔ اور تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھوں گا کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا مغز کو اختیار نہیں کیا جو خداتعالیٰ کا مقصود تھا۔ اسی طرح تمام باقی عبادات کے متعلق آپ نے مغز پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں جو حکمت کے بغیر ہو۔ خداتعالیٰ آنکھوں کو نظر نہیں آتا۔ خداتعالیٰ دل کو نظر آتا ہے۔ خداتعالیٰ کو ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا۔ خداتعالیٰ کو محبت سے چھوا جاتا ہے۔ پس مذہب کی غرض یہ نہیں کہ وہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے۔ بلکہ جب کبھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے تا کہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں جن سے وہ خداتعالیٰ کو دیکھ سکے اور جن سے وہ خداتعالیٰ کو چھو سکے اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خداتعالیٰ کی آواز کو سن سکے"

(ایضاً صـ۳۸ تا ۴۰)

اس ذرا طویل عبارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ اصل چیز دین کا مغز ہے اگر انسان مغز پر حاوی ہو جائے تو دین کا قشر خودبخود نشوونما پاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہی اسلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شناخت ہی تمام نیک اعمال کی جڑ ہے۔ قرآن کریم میں ایمان اور اعمال صالح کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اگر انسان ایمان پیدا کرلے تو اعمال صالح کا اس سے سرزد ہونا نیچرل بات ہے۔

ہم نے اوپر کہا ہے کہ اس زمانہ کی بیماری ترک دنیا یا رہبانیت نہیں ہے اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کی بنیادی بیماری دنیا پرستی ہے۔ (باقی ص [illegible] پر)

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے آخری ملاقات

از مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان

اپنی آنکھوں میں لیا بڑھ کے تنا ولنے انہیں
ہائے وہ اشک جو نکلے ہیں تیرے نام کے ساتھ

جو دوست اس شمع تابندگی سے واقف تھے اور جنہوں نے قریب سے آپ کے شب و روز کو دیکھا اور آپ کے نور سے فیض یاب ہوتے رہے۔ ان کے دلوں سے پوچھئے کہ "سو وہ بھی خموش ہے" کا زخم کس قدر گہرا ہے۔ کون اندازہ کر سکتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے ساتھ کیا کچھ زمین کے اندر پوشیدہ ہوگیا۔ یہ ایک فرد کی نہیں۔ ایک پورے دور کا صدمہ ہے جو کبھی واپس نہیں آئے گا۔ یہ ایک ایسا عظیم زلزلہ ہے جسے خواص نے ہی نہیں بلکہ جماعت کے ہر فرد نے بُری طرح محسوس کیا ہے۔ کس قدر بصیرت کا موجب ہوتی ہیں۔ وہ موتیں جو ایک معمولی واردات کی طرح تخیلنے میں ٹپکے ہوئے چند آنسوؤں کے دھندلکے میں گم ہو کر نہیں رہ جاتیں۔ بلکہ جن سے ایک زمانہ فکر و عمل کی شمعیں روشن کرتا ہے۔

ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ سراپا رحمت و شفقت کا وجود جماعتی زندگی کے کیف و رنگ میں ایک ناقابلِ تلافی خلا پیدا کر کے اپنے پیارے خدا اور محبوب رسول اور عزیز از جان مسیح کی صحبت میں حاضر ہونے کے لئے اس قدر جلد ہمیشہ کے لئے ہمیں داغِ مفارقت دے جائے گا۔

آج تمام درویشان قادیان افسردہ اور اشکبار ہیں کہ ان کا دلی غمگسار شفیق و مہربان انہیں یتیم کر کے رخصت ہو گیا۔ اور وہ اپنے غم اور خوشی میں شرکت کرنے والے روحانی نگران کی سرپرستی سے محروم ہو گئے۔ آج تمام عالم احمدیت غم و اندوہ کی حالت میں بے چین ہے کہ حضرت قمر الانبیاء کی دلنواز منفرد شخصیت ان سے چھن گئی گو ہم نے نہ سمجھا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت ممدوح کچھ عرصہ سے خود ہی اپنے سفرِ آخرت کی تیاری میں مشغول تھے۔ کیونکہ الٰہی اشاروں سے ان کو معلوم ہو چکا تھا کہ ان کا وقت آ پہنچا ہے۔ آپ کی زندگی ہمہ تن خدمت، حسنِ عمل اور حسنِ اخلاق کا مجسمہ تھی۔ آپ کی ایک ذات کے احاطے میں اتنی خلائق کے شہر آباد تھے اور فکر و عمل کی اتنی خوبیاں جمع تھیں کہ جن کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے۔ امید ہے کہ جماعت کے بزرگ اور صاحبِ قلم حضرات آپ کے مناقب جلیلہ اور آپ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر خامہ فرسائی فرمائیں گے۔ اور آنے والے مورخ آپ کے عظیم الشان علمی و عملی کارناموں پر روشنی ڈال کر آپ کے حقیقی کارناموں پر روشنی ڈال کر آپ کے حقیقی مقام کو تاریخ احمدیت کے اولین صفحات میں جگہ دیں گے۔ میں اس مختصر نوٹ میں صرف اپنے ذاتی مشاہدہ اور ایک قلبی تاثر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے آپ کی مرض الموت کی آخری ملاقاتوں میں خدمت کے ساتھ ہوا اور وہ یہ ہے کہ جب تک آپ کے دم میں دم رہا اپنی زندگی کے آخری لمحات تک آپ نے اپنے نفس کے لئے آرام کو پسند نہیں فرمایا اور شدید بیماری اور جسمانی ضعف کے باوجود اپنے شاندار عزم، توکل محبت اور شفقت و مروت کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش فرما کر اپنے خدام کو انسانیت نوازی کا عملی سبق دیتے رہے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے تین ہفتے قبل مجھے چند روز کے لئے لاہور اور ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں آپ کی تشویشناک بیماری کی خبریں روزانہ اخبار میں آ رہی تھیں۔ خاکسار نے لاہور میں اپنے بعض دوستوں سے جب اس بات کا اظہار کیا کہ میں حضرت ممدوح کی مزاج پرسی اور بعض جماعتی معاملات پیش کر کے آپ سے ہدایت اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں تو کئی ایک احباب نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ حضرت میاں صاحب کی موجودہ بیماری کی حالت میں آپ سے ملاقات کر کے آپ کو کسی جماعتی معاملہ کے متعلق مشورہ کے لئے تکلیف دینا مناسب نہیں ہے۔ خود مجھے بھی اس بات کا خیال تھا کہ حضرت ممدوح سے کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ جو ان کے لئے کوفت کا موجب ہو۔

حضرت ممدوح ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت چند یوم گھوڑا گلی گزار کر وہاں افاقہ اور طبیعت میں سکون نہ ہونے کی وجہ سے ۷ اگست کی شام کو واپس لاہور تشریف لائے۔ خاکسار آپ کی زیارت اور مزاج پرسی کی غرض سے آپ کی قیام گاہ ریس کورس روڈ پر ۸ اگست کی صبح کو قریباً ۹ بجے اس وقت پہنچا جبکہ محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب آپ کے کمرہ سے باہر تشریف لا رہے تھے اور حضرت میاں صاحب کی حالت کے پیش نظر انہیں ملاقاتوں سے بچنے کا مشورہ دے کر واپس جا رہے تھے۔ جب خاکسار کی آمد کی اطلاع حضرت میاں صاحب کی خدمت میں بھجوائی گئی تو آپ نے از راہ نوازش شرف ملاقات کی۔ اجازت کا پیغام بھجواتے ہوئے اپنے خادم کے ذریعہ سے یہ بھی کہلوا بھیجا کہ "صرف دو منٹ کے لئے" آپ کے اس پیغام کا مفہوم بھی واضح تھا۔ اور میں حضرت ممدوح کے کمرہ میں اس ارادے سے داخل ہوا کہ صرف کھڑے کھڑے زیارت اور سلام کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔

خاکسار جب کمرہ میں داخل ہوا تو اس نورانی وجود نے جو لمبی بیماری کی نقاہت کے علاوہ گذشتہ رات ہی سفر کی کوفت سے چور صاحب فراش تھا میرے السلام علیکم عرض کرنے پر اپنی نیم وا آنکھوں کے ساتھ مصافحہ کے لئے اپنے دستِ مبارک بڑھائے۔ خاکسار نے کھڑے کھڑے درویشان قادیان کی خیریت عرض کی۔ اور ان کی طرف سے حضرت میاں صاحب محترم کی خدمت میں سلام عرض کیا اور اپنی چند روز کے لئے آمد کی غرض اور ایک جماعتی معاملہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ربوہ جانے کے پروگرام کے متعلق عرض کیا۔ تو حضرت ممدوح نے کمال شفقت سے خاکسار کو بیٹھ کر تفصیلی حالات بتلانے کا ارشاد فرمایا۔ اور کافی دیر تک بعض جماعتی معاملات کی تفصیلات معلوم کر کے ایسے رنگ میں دلچسپی لی۔ اور اپنی قیمتی ہدایات سے نوازتے رہے۔ جس طرح کہ آپ پوری صحت و توانائی کی حالت میں معاملات کی پوری گہرائی تک پہنچ کر ہدایات صادر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے مجھے ربوہ سے واپسی پر قادیان جانے سے قبل دوبارہ ملنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ آپ کی اس ملاقات کے بعد جب میں حضرت ممدوح کے کمرہ سے باہر نکلا تو میرے دل و دماغ میں بار بار یہ خیال آیا۔ کہ حضرت ممدوح نے کس طرح میری توقع سے بہت بڑھ کر باوجود بیماری اور ضعف کے شرف ملاقات بخشا۔ اور جونہی جماعتی معاملہ کا ذکر آیا۔ آپ ان باتوں میں اس قدر محو ہو گئے کہ گویا اپنی بیماری کی تکلیف کو بالکل فراموش کر دیا۔

ربوہ سے واپسی پر قادیان کے لئے روانہ ہونے سے قبل جب خاکسار مورخہ ۱۲ اگست کی صبح کو دوبارہ حضرت میاں صاحب کی قیام گاہ پر زیارت اور سلام کے لئے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح کی تکلیف پہلے سے بہت بڑھ چکی ہے۔ آپ کو رات بھر بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آئی اور صبح آنکھ لگی تھی۔ اس لئے آپ کے بیدار ہونے تک ایک گھنٹہ انتظار کے بعد قریباً ۱۰ بجے حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے موقعہ میسر آیا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر پہلے سے بہت زیادہ کمزوری کے آثار تھے جب خاکسار نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو حضرت میاں صاحب نے ایک عجیب محبت اور شفقت کے انداز میں کئی لمحوں کے لئے خاکسار کے ہاتھ کو اپنے دستِ مبارک میں رکھا اور دو تین مرتبہ رقت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ:

"میرا ضعف بڑھ رہا ہے کمزوری زیادہ ہو رہی ہے، تمام درویشاں کو میرا اسلام پہنچا کر دعا کے لئے تحریک کریں"۔

تو کسار نے عرض کی حضرت! درویشان تو متواتر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور آں مکرم کی صحت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اور قادیان میں درویشان کی ایک کثیر تعداد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی مبارک تحریک میں شامل ہو کر باقاعدگی سے نماز تہجد اور درود شریف کا ورد کر رہی ہے۔ تو میرے اس بیان پر حضرت میاں صاحب کے نورانی چہرہ پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور اپنی زبان سے بھی حضرت ممدوح نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

حضرت میاں صاحب سے یہ میری آخری ملاقات تھی۔ اور غالباً یہ آخری سلام تھا جو حضرت ممدوح نے زبانی پیغام کے طور پر خاکسار کی معرفت جملہ درویشان کو پہنچایا۔ اس ملاقات کی جو غیر معمولی کیفیت تھی۔ اس کے انداز سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ گو الفاظ سے نہیں مگر زبانِ حال سے حضرت میاں صاحب اس امر کا اظہار فرما رہے تھے کہ یہ میری ان سے آخری ملاقات ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مقدس وجود کو بے شمار رحمتوں سے نوازے۔ اور آپ کے جملہ عزیزوں کو آپ کی خوبیوں کا حقیقی وارث بنائے اور اس صدمہ پر صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں میں اپنے جملہ دوستوں [illegible] صدر انجمن کے تمام کارکنان اور [illegible] عہدہ داروں کو بالخصوص اپنے واقفِ زندگی بھائیوں جن کے سپرد کسی [illegible]

میں سلسلہ کی خدمت اور انتظامی ذمہ داریوں کا بوجھ ہے، کی توجہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے مضمون کے اس حصہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے کمال درد سے تمام جماعت سے اپیل کی کہ وہ خلا جو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات سے پیدا ہوا ہے اسے پُر کرنے کی کوشش ہم سب کا فرض ہے۔

موجودہ مادی کشمکش کے دور میں احمدیت ایک ابتدائی بیج کی حیثیت سے نکل کر ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس کی شاخیں دنیا کے تمام کونوں میں پھیل چکی ہیں اور ہم نمائش گاہِ عالم میں دھکیل دیئے گئے ہیں اور تمام دنیا کی نظریں ہماری طرف ہیں ہم نے اسلام کی عملی صورت کو اپنے اعمال سے دنیا کے سامنے پیش کر کے روحانی طور پر مردہ دنیا میں زندگی کی روح پھونکنی ہے اور وقت ہماری کوششوں کا ایک اہم حصہ ہے۔

اس نازک وقت میں جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور جماعت حضرت قمر الانبیاء کی روحانی سرپرستی سے بھی محروم ہو چکی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور اس کی آواز کو تمام دنیا میں بلند کرنے کا کام مجھے ہی کرنا ہے۔ ضرورت ہے کہ دنیا کی محبت کو اپنے اوپر سرد کرتے ہوئے ہم پورے خلوص اور یقین کے ساتھ آگے بڑھیں اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسی قسم کے جذبۂ ایثار و فدائیت اور خلافتِ حقہ کے ساتھ وابستگی اور فرض شناسی اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ خدمت بجا لائیں اور اپنے اندر باہمی ہمدردی اور اخوت و مروت کی خوبیاں پیدا کر کے اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیں کہ درحقیقت ہم اپنے وعدۂ بیعت کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں اور دینی ضروریات کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے بشاشتِ قلب سے تیار ہیں۔ اگر ہم صحیح رنگ میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی عقیدت اور محبت و اخلاص کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو اس کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے کہ ہم سب مل کر اپنی عملی کوشش اور جدوجہد سے اس خلاء کو پُر کرنے کی فکر کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور فرمائے اور ہمیں ان خوبیوں سے نوازے جو اس کی نظر میں محبوب ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

اسلام کا خدا خیر ہی خیر ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ)

ایک مخلص احمدی خاتون اپنے ایک خط میں ایک خواب بیان کرتی ہوئی لکھتی ہیں:-

"مبارک تحریک دعا" کے ایام شروع ہونے سے چند روز پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے مجھے ایک رقعہ دیا ہے اور کہا ہے کہ اس پر دنیا کے سب سے بڑے انسان کا دنیا کے مختلف مذہبوں، قوموں اور فرقوں کے متعلق نظریہ درج ہے۔ رقعہ ہاتھ میں لیتے ہی میرے دل میں یہ خیال شدت سے آیا کہ اس کا لکھنے والا یا تو عبد السلام ہمارا احمدی سائنسدان ہے یا پھر عبد الرحیم ہے جو پنجاب یونیورسٹی کا Head ہے۔ اس کے بعد میں نے پڑھنا شروع کیا رقعہ کی ترتیب کچھ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ ہر لائن کے شروع میں کسی مذہب قوم اور فرقے کا نام لکھا ہے اور اس کے بعد اس کے متعلق نظریہ درج ہے۔ جب میں نے پہلی لائن سے پڑھنا شروع کیا تو میں نے دیکھا کہ لفظ "خدا" کے ساتھ لفظ "شر" لکھا ہے۔ اس کے شروع میں مجھے یاد نہیں کہ کس مذہب، قوم یا فرقے کا نام تھا۔ مگر خدا کے ساتھ "شر" کے الفاظ مجھے خوب یاد ہیں۔ پھر دوسری لائن پڑھی ۔۔ تو نہایت ہی خوش خط، چمکدار اور پہلی لائن کے مقابلہ میں جلی حروف میں یہ جملہ تحریر ہے:-

"لیکن جماعت احمدیہ کا خدا خیر ہی خیر ہے"

یہ جملہ پڑھتے ہی میرا دل زور سے دھڑکتا ہے اور میں نے جلد جلد اس کو دہرانا شروع کر دیا ہے کہ کہیں بھول نہ جائے۔ اسی حالت میں آنکھ کھل گئی۔ اور میری زبان پر یہ الفاظ تیزی سے جاری تھے۔ اس رات میری طبیعت نہایت پریشان تھی۔ دیر تک جاگتی رہی اور بہت دعا کی۔ نصف شب گزرنے کے بعد کہیں نیند آئی۔ جب صبح اٹھی تو زبان پر مذکورہ بالا الفاظ تھے۔ اور طبیعت پُرسکون تھی۔"

یہ خواب بہت مبارک ہے۔ عبد السلام اور عبد الرحیم کے ۔۔۔۔۔ الفاظ سے خاکسار کے نزدیک اشارہ خدائے سلام و رحیم کی طرف ہے۔ یعنی یہ خواب خدائے سلام و رحیم کی طرف سے ہے۔ بے شک اسلام اور جماعت احمدیہ کا خدا تو خیر ہی خیر ہے اور دیگر مذاہب خدائے شر پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کے دیوتا جن میں سے کوئی آگ کا دیوتا ہے تو کوئی بیماری کا۔ کوئی موت کا دیوتا ہے تو کوئی تاریکی کا وغیرہ۔ اسی طرح عیسائیت جس خدا کو پیش کرتی ہے اس میں عجز و بے بسی ہے مگر اسلام کے خدا میں خیر ہی خیر ہے۔ وہ قادر و توانا ہے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ وہ رزاق ہے۔ وہ حافظ و ناصر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس خواب میں مومنوں کے لئے تسکین کا سامان مہیا کیا ہے۔ جماعت پر بظاہر ابتلاء آئیں گے۔ مگر دراصل ان کے تحت خیر ہی خیر ہو گی۔ اس لئے جماعت کو ایسے ابتلاؤں اور مصیبتوں کے اوقات میں خدا کے فضل سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اسلام اور احمدیت کے خدائے خیر کے ساتھ ان کی وابستگی اور تعلق استوار رہے۔ اور اس پر وہ استقامت اختیار کریں + والسلام

(مرزا ناصر احمد)

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

از منہ وسطیٰ میں جب یورپ اسلام سے متصادم ہوا تو اس کے دل سے عیسائیت کے اوہام نکلنے لگے اور چونکہ اسلام کو پوری طرح اس وقت یورپ کے سامنے نہ پیش کیا گیا۔ اس لئے وہ عیسائیت کے چولہے سے نکل کر عقلیت کے بھاڑ میں جا گرا چنانچہ یورپ تمام تر دنیا کی طرف جھک گیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کے دل و دماغ میں مادہ پرستی رچ گئی اور آج جو ہم مادی ترقی دیکھتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہے جس نے بڑھ کر آج ساری دنیا کو گھیر رکھا ہے۔

اس لئے اس زمانہ کی اصل بیماری یہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کا منکر ہو گیا ہے اور اس کا علاج یہی ہے کہ خدا پرستی اور خدا شناسی کو دنیا میں از سر نو زندہ کیا جائے۔ یہ امر ایک عظیم انقلاب کا خواہاں ہے۔ اور ایسا عظیم انقلاب لانا "انسانی عقلیت" کا کام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کا ہی کام ہے۔ جو لوگ سیاسی اقتدار سے اس کا علاج کرنا چاہتے ہیں ان کا خیال سراسر غلط ہے۔ اور ان کا طریق کار عین اس کے متضاد ہے جو تجدید و احیائے دین کا طریق کار اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلامی اصول کی اشاعت کے راستہ میں سب سے بڑی سد سکندری سیاست کاری ہی رہی ہے۔ آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جس جس اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کا کھیل کھیلا گیا ہے وہیں دنیا پرستی کا سخت ردّ عمل ہوا ہے۔ اگر ان ملکوں میں اسلامی زعماء اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کی بجائے مسلمانوں میں اللہ تعالےٰ کی شناخت کا رجحان زندہ کرتے تو آج حالت ہی اور ہوتی۔ تاہم یہ عقلی تدابیر کے بس کی بات نہیں ہے۔ بلکہ اسی کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ آج اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ہی ہے جس نے تمام اقوام عالم کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کر رکھا ہے۔ کیونکہ ان سیاسی پارٹیوں نے ہر اسلامی ملک میں اندرونی بدامنی پیدا کر رکھی ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی اسلام نہیں بلکہ اہل علم حضرات کے خواہشاتی تصورات کی آئینہ دار ہے +

ربوہ سے واشنگٹن تک

ایک طویل سفر کا مختصر حال

مبلغ امریکہ مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی بی اے۔ ایل ایل۔ بی

(قسط نمبر ۲)

واشنگٹن واشنگٹن پہنچ کر خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ وہاں کے ہوائی اڈہ پر مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ اور مکرم جمیل اکبر صاحب پریذیڈنٹ جماعت مقامی استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان کے ہمراہ مشن ہاؤس میں پہنچا نماز مغرب ادا کی۔ پھر شام کا کھانا مکرم جمیل اکبر کے ہاں کھایا۔ اس کے بعد مشن ہاؤس لوٹ کر نماز پڑھنے کے بعد جب سونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ کے لئے جذبات شکر سے بھرپور ہو گیا یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہدین پر کہ اس زمانہ میں دور دراز ملکوں کے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے اس نے کیا کیا سامان پیدا کر دئے۔ سفر کے لئے ایک ایسا ذریعہ بنا دیا جس میں نہ سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی۔ جس کے سامنے کوئی روک ٹوک نہیں کیا پہاڑ اور کیا سمندر۔ سب اسکے سامنے ہیچ ہیں۔ ہزاروں میل کا سفر جو پہلے کئی مہینوں میں طے ہوتا تھا۔ چند گھنٹوں میں طے ہو گیا۔ اور کتنے آرام سے۔ ہزاروں فٹ کی بلندی پر بادلوں کے اوپر سے گزرتے ہوئے یوں معلوم ہوتا تھا گویا اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں۔ آغاز سفر میں گھر سے ہوائی اڈہ تک کار کے ذریعہ پہنچا اور آخر پر بھی اڈہ سے منزل مقصود تک کار کے ذریعہ پہنچا گویا ہزاروں میل سفر میں ایک قدم بھی پیدل نہ چلنا پڑا کجا پرانے زمانہ کے مجاہدین کہ سخت گرمی یا سردی میں سامان اٹھائے ہوئے کبھی پیدل کبھی گھوڑا کبھی اونٹ پر سفر کرتے اور پیغام حق کو پھیلاتے ان دونوں کی حالت کا مقابلہ کر کے دل سخت شرمندہ ہوا کہ پھر بھی ہم خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔

واشنگٹن پہنچنے کے بعد جلد ہی اللہ تعالیٰ نے ایک موقع تبلیغ اور لوگوں سے ملنے کا بہم پہنچا دیا۔ دوسرے دن ہی برادرم مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کے ساتھ ایک کلب میں گیا۔ جہاں تقریر اور کھانے کی دعوت تھی۔ کلب کے سیکرٹری خود آ کر ہمیں لے گئے پھر پہلے تو ممبران سے تعارف اور انفرادی باتیں ہوئیں پھر ڈنر کے بعد مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے ایک لمبی تقریر میں ہمارے سلسلہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں آخر میں سیکرٹری صاحب کی خواہش پر خاکسار نے بھی ایک چھوٹی سی تقریر کی۔ بعد میں صدر کلب نے ہم دونوں کی تقریروں کے تعریفی سرٹیفکیٹ بھی بھیجد یئے۔

اہل امریکہ اور ان کا حسن اخلاق

آخر میں امریکی لوگوں کے اخلاق کے متعلق کچھ بیان کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں میں نے امریکیوں کو خاص طور پر یونائیٹڈ سٹیٹس کے لوگوں کو بہت شریف، ہمدرد، ملنسار، منکسر المزاج۔ سنجیدہ اور دیانتدار پایا ہے۔ نیویارک کے ہوائی اڈہ کے کاکن اور ایک معزز مسافر کا تو اوپر ذکر کر ہی چکا ہوں اب واشنگٹن کے بھی ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔ ایک دن میں کچھ خریدنے کے لئے ایک گروسری سٹور میں گیا مگر اتوار کی وجہ سے دکان بند تھی۔ میں واپس جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک شریف خاتون جو بس کا انتظار کر رہی تھیں۔ جب مجھے دوکان کی طرف جاتے ہوئے اور پھر ناکام واپس لوٹتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں معلوم ہوتا ہے آپ کوئی چیز خریدنے گئے تھے۔ میرے اثبات میں جواب دینے پر انہوں نے کہا آج اتوار کی وجہ سے دکان بند ہے لیکن ایک کان ہے جو اتوار کو بھی کھلی رہتی ہے۔ پھر انہوں نے تفصیل کے ساتھ اس دکان کا پتہ بتا دیا۔ ایک اور دن بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ وہ اتوار کا دن تو نہیں تھا۔ مگر شام سات بجے کا وقت تھا شروع میں مجھے نہیں معلوم تھا کہ شام کو دکانیں بند ہو جاتی ہیں۔ اسکا روز بھی ایک خاتون نے مجھے دکان سے لوٹتے ہوئے دیکھ کر اسی طرح مخاطب ہو کر ایک ایسی دکان کا پتہ بتا دیا جو روزانہ شام سات بجے کے بعد کھلی رہتی ہے۔ ایک روز میں ایک ہومیو پیتھک دوائی خریدنے کے لئے مسجد سے بہت دور چلا گیا۔ واپسی پر راستہ بھول کر ایک جگہ کھڑا ہو کر سوچ ہی رہا تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ معلوم ہوتا ہے آپ راستہ بھول گئے ہیں۔ پھر انہوں نے میری منزل معلوم کر کے راستہ اور اس کا سارا پتہ بتا دیا ایک دن میں نے پوسٹ آفس کے کلرک سے پارسل کے متعلق دریافت کیا تو اس نے مجھے بحری۔ ہوائی رجسٹری غیر رجسٹری اور وزن کے لحاظ سے خرچ کا فرق یہ ساری باتیں اپنی طرف سے ہی بتا دیں پھر بغیر مطالبہ کے ایک پوسٹل گائیڈ بھی دے دی دوسرے دن جب پارسل کرنے گیا تو پیکنگ دیکھ کر کہنے لگا یہ پیکنگ ٹھیک نہیں ہوئی پھر پیکنگ کا پورا طریقہ بتاتے ہوئے پیک کرنے کے لئے اپنے پاس سے ایک گتے کا بکس دے دیا یہ بکس بڑا تھا اور چیزیں تھوڑی تھیں لہذا میں نے بکس استعمال نہیں کیا اور ایک دوسرے طریقہ سے اپنے خیال کے مطابق خوب اچھی طرح پیک کر کے لے گیا لیکن اس نے دیکھ کر کہا یہ پیکنگ بھی ٹھیک نہیں ہے پھر اس نے پیکٹ مجھ سے لے لیا اور پوسٹ آفس سے ایک موٹا گتہ لے کر اس کو آری سے کاٹ کر خوب اچھی طرح پیک کر کے مجھے دیا کہ اس پر پتہ لکھ دوں اور مجھ سے اتنا بھی نہ پوچھا کہ میں نے جو آپ کو بکس دیا تھا وہ کیوں نہیں استعمال کیا۔ اس کے اس حسن سلوک سے میں حیران رہ گیا اور دل سے اس کے لئے دعا نکلی اور ساتھ ہی اپنے ملک کے مسلمان کہلانے والے کلرکوں کا سلوک یاد کر کے دل شرمندہ ہو گیا اللہ تعالیٰ ان عیسائیوں کو اسلام سے نوازے اور ہمارے ملکی مسلمان بھائیوں کو اسلامی اخلاق پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

ان کے ڈسپلن کا یہ حال ہے کہ دکان دفتر بسوں کا اڈہ سٹیشن الغرض ہر جگہ کیو کے توجہ دلانے کے بغیر خود قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں اور کبھی ایک دوسرے کے آگے جانے کی کوشش نہیں کرتے پھر ان کے آداب کا یہ حال ہے گزرتے وقت ذرا کپڑا ہی چھو جائے تو فوراً "EXCUSE ME SIR" کہہ کر معذرت کر لیتے ہیں اسی طرح لین دین کے معاملات میں "THANK YOU" کا استعمال گویا ان کی عادت ثانیہ ہے حتیٰ کہ جب پمفلٹ تقسیم کرتا ہوں تو وہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہیں حالانکہ ان کو معلوم ہے یہ ان کے ہی عقیدہ کے خلاف باتیں ہیں اگر نہ لینا ہو تو بھی ملائمت سے "NO, THANK YOU" کہہ کر انکار کرتے ہیں۔ ان کے بچوں میں بھی بڑی شرافت پائی جاتی ہے میرا خیال تھا کہ میرے سر پر ترکی ٹوپی اور بدن پر شیروانی دیکھ کر بچے مذاق اڑائیں گے میں اسکول کے بچے اور بچوں کے سامنے سے بھی گزرا ان کو اشتہار بھی دیئے مگر کسی نے مذاق نہیں اڑایا بلکہ ادب کے ساتھ اشتہار قبول کیا۔

مجھے ڈر تھا کہ میری ٹوپی تبلیغ کے راستے میں حائل نہ ہو کیونکہ پاکستان میں بعض دوست اور رشتہ داروں نے کم از کم ترکی ٹوپی کو بدلنے کے لئے بہت اصرار کیا ان کا خیال تھا امریکہ کے لوگوں کے لئے یہ باعث مذاق ہو گی لیکن نہیں یہ ٹوپی ہی میرے لئے تبلیغ کے رستہ میں ممد ثابت ہوئی۔ صرف اسی ٹوپی کی وجہ سے کتنوں ہی نے مجھ سے پوچھا

"MAY I KNOW WHERE YOU COME FROM."

جب جواب دینے لگا تو تبلیغ کا رستہ کھل گیا خاص طور پر ایرانی عراقی۔ افغانی ترکی مصری طلبہ جو اعلےٰ تعلیم کے حصول کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں یہ ٹوپی دیکھ کر خود بڑھ کر السلام علیکم کہتے ہوئے ملتے ہیں اور اس طرح تبلیغ کا موقعہ پیدا ہو جاتا ہے حال ہی میں مصر کے ڈائریکٹر آف فزیکل ایجوکیشن مصطفیٰ الی بغوری راستے میں مجھ سے ملے اور مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھا "... بلاد العربیہ" شروع کے ایک دو الفاظ تو مجھے سمجھ نہیں آئے بہرحال میں سمجھ گیا کہ پوچھ رہے ہیں کیا میں عرب کا ہوں میں نے انگریزی میں بتایا کہ میں پاکستانی ہوں۔ پھر لمبی گفتگو شروع ہوئی لٹریچر دیا ان کا پتہ لیا اور اپنا پتہ دیا۔

یہاں کے لوگوں کی دیانت داری کا یہ حال ہے کہ سڑک کے کنارے اخبار رکھے ہوئے ہوتے ہیں بیچنے والا کوئی نہیں ہوتا خریدنے والا خود صندوقچہ میں پیسہ ڈال کر اخبار لے جاتا ہے اسی طرح اور چیزیں مثلاً سبزی یا پھل وغیرہ اندر جگہ کی کمی کے باعث باہر رکھی ہوتی ہیں کوئی دیکھنے والا نہیں گاہک آتے ہیں خود چیز پسند کر کے اندر جا کر قیمت ادا کر دیتے ہیں اسی طرح سارا کاروبار بڑی دیانتداری سے ہو رہا ہے کوئی دھوکا نہیں خالص اور ناخالص اور ناقص سب ظاہر ہے الغرض ان میں امانت دیانتداری قانون کی پابندی ہمدردی ملنساری انکساری وغیرہ جو دراصل اسلامی اخلاق ہیں ان میں خوب پائے جاتے ہیں ہاں مذہبی معاملہ میں یا تو بالکل لامذہب ہیں یا کٹر آدم پرست یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا ماننے والے جنسی معاملہ میں بہت آزاد ہیں اور juvenile delinquency کی اجازت دی رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ اس قوم کو اس کی خوبیوں کی خاطر ان برائیوں سے نجات دے کر اچھے مسلمان بنا دے اور ہمیں بھی ان کے سامنے صحیح معنوں میں حقیقی اسلام کو پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

وصولی وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء بہ تفصیل ذیل موصول ہو چکا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

- ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان ۱۰۰-۰۰
- صوبیدار عبدالحمید صاحب ۶-۷۵
- ملک محمود احمد صاحب ریڈیو ٹیکنیک ۱۶-۰۰
- قاضی شریف احمد صاحب ۸-۲۵
- حکیم محمد احمد صاحب ۷-۰۰
- ڈاکٹر منور احمد صاحب ۶-۰۰
- غلام قادر صاحب ۷-۲۵
- عبدالعزیز صاحب مربی ۶-۲۵
- جان محمد صاحب چک گنگا پور ۱۳-۰۰
- چوہدری محمد شریف صاحب کالونی مظفر آباد ۶-۴۳
- عنایت اللہ صاحب بھٹی ۱۱-۲۵
- چوہدری اقبال احمد صاحب ۸-۲۵
- عنایت اللہ صاحب بھٹی از طرف اہلیہ صاحبہ ۶-۲۵
- ״ ״ ״ پسر ۶-۲۵
- ״ ״ ״ والد صاحب و والدہ صاحبہ مرحومہ ۶-۲۵
- ״ ״ ״ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۶-۲۵
- ״ مسیح موعود ۶-۲۵
- چوہدری عبداللہ صاحب ۱۲-۰۰
- چوہدری عبدالرحیم صاحب ۱۲-۰۰
- چوہدری عبدالغنی صاحب خانیوال ۱۱-۳۱
- محمد عبداللہ صاحب ۱۲-۸۱
- چوہدری محمد شریف صاحب ۷-۵۰
- ״ بدرالدین صاحب ۶-۰۶
- ״ احمدالدین صاحب ۶-۶۸
- ״ غلام رسول صاحب ۶-۱۸
- حکیم ضیاء الحسن صاحب ۷-۱۳
- ״ انوار حسین صاحب ۶-۷۰
- ״ محمود احمد صاحب ۶-۸۱
- فتح محمد صاحب ۶-۱۱
- حکیم محمد احمد صاحب غلہ منڈی ۷-۱۲
- چوہدری فضل الرحمن صاحب اسلم لودھراں ۷-۳۷
- منجانب بچگان ۴-۳۱
- منجانب والدین مرحوم ۷-۳۲
- ملک محمد موسیٰ صاحب ۶-۳۷
- خان عاشق محمد خان صاحب ۶-۲۵
- ملک عزیز احمد صاحب ۶-۲۵
- خلیل احمد صاحب ۶-۰۰
- مستری عبدالغفور صاحب ۶-۲۵
- چوہدری غلام حسین صاحب ۱۵-۵۰
- چوہدری نورالدین صاحب ۶-۱۸
- چوہدری امتیاز احمد صاحب انچارج ہسپتال ۴-۰۰
- محمد اسماعیل صاحب حسن پور ۱۵-۰۰

- دین محمد صاحب بذریعہ محمد یوسف صاحب ۱۵-۰۰
- حکیم خلیل احمد صاحب ڈاڑھی منڈی ۱۰-۰۰
- ملک صلاح الدین صاحب ۲۰-۰۰
- چوہدری عبدالسلام صاحب ۹-۰۰
- چوہدری عبدالحمید صاحب میاں چنوں ۹-۰۰
- ״ اللہ دتا صاحب ۶-۰۰
- ״ محمد ابراہیم صاحب چک ۱ کوٹ میلا رام ۶-۰۰
- ״ فضل کریم صاحب بوریوالہ ۶-۰۰
- ״ ماسٹر عبدالمنان صاحب ۶-۰۰
- ״ ماسٹر عنایت اللہ صاحب ۶-۰۰
- شیخ عبدالحق صاحب ۶-۰۰
- ״ عبدالرحمن صاحب ۶-۰۰
- ماسٹر شمس الدین صاحب ۶-۰۰
- نعمت علی صاحب کوٹھے والا چاہ جیون سنگھ ۶-۳۷
- ملک نورالدین صاحب کبیر والا ۶-۵۰
- ملک محمد الدین صاحب ۶-۵۰
- منجانب اہلیہ و بچگان ۶-۵۰
- محمد نواز صاحب دیلس ۶-۵۰
- چوہدری علی محمد صاحب چک 91/A محمود آباد ۱۰-۰۰
- محمد صدیق و محمد حیات صاحبان ۶-۱۲
- چوہدری لال دین صاحب ۶-۱۲
- پیر محمد صاحب ۶-۵۰
- سراج الدین صاحب ۶-۵۰
- خادم حسین صاحب ۷-۵۰
- ناصر احمد صاحب ۶-۲۵
- جلال الدین صاحب ۶-۲۵
- اقبال حسین صاحب ۹-۰۰
- پیر ہارون الرشید صاحب میلسی ۶-۸۸
- محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ ״ ۶-۸۸
- ״ بچگان ۴-۳۶
- مکرم عبداللطیف خان صاحب نیل کوٹ ۷-۰۰
- چوہدری سلطان علی صاحب ۱۰-۵۰
- چوہدری نعمت علی صاحب ۷-۰۰
- چوہدری احمد علی صاحب ۷-۲۵
- ״ مبشر احمد صاحب ۷-۷۵
- ملک محمد حیات صاحب شیخ پور گمند ۶-۰۰
- منشی اللہ بخش صاحب ۶-۰۰

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ضروری اعلان برائے انتخاب ضلعی و علاقائی سیکرٹریان

علاقائی اور ضلعوار نظام میں امراء کے علاوہ دوسرے شعبہ جات کے سیکرٹری بھی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اس وقت صرف ایک دو علاقوں میں ایسے سیکرٹری مقرر ہیں۔ بعض مزید امراء اضلاع کی طرف سے اس ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔

نظارت ہذا کی رائے ہے کہ تمام علاقائی و ضلعوار امراء کے ساتھ دوسرے شعبہ جات کے سیکرٹری بھی مقرر ہونے چاہئیں۔ لہذا یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ جملہ علاقائی اور ضلعوار امراء اپنے اپنے علاقوں اور اضلاع کے لئے سیکرٹری بھی مقرر کروائیں۔ سیکرٹری شعبہ جات برائے ضلعوار نظام کا یہ تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ اور یہ انتخاب مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں میں سے ہوگا۔ اور علاقائی سیکرٹریوں کا انتخاب ضلعوار سیکرٹریوں میں سے جس علاقہ کے تمام اضلاع میں ضلعوار نظام قائم نہ ہو۔ وہاں مقامی پریذیڈنٹوں اور امراء میں سے یہ انتخاب ہوگا۔ متعلقہ امراء علاقہ جات و ضلعوار توجہ فرما دیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز والٹن لاہور

ایوننگ سشن۔ کورسز (۱) سٹی اینڈ گلڈس لنڈن۔ شرط میٹرک

(۲) الیکٹریکل سپروائزرس۔ شرط میٹرک فیل

فارم داخلہ و پراسپکٹس ۲۵ پیسے نقد میں یا ۳۶ پیسے میں بذریعہ ڈاک ایگزیکٹو ممبر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز بوائے سکاؤٹس کیمپس والٹن لاہور سے (پ۔ ٹ ۹/۶۳ ۶)

۲۔ سہ سالہ وظائف قابلیت پنجاب یونیورسٹی

پچاس وظائف۔ مالیت وظیفہ یکصد برائے طلبہ جو یونیورسٹی ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹس یونیورسٹی کالجز میں خرچ دے کر بی ایس سی آنرز کورس سیشن ۶۳-۶۴ء میں داخلہ لیں۔ مزید واقفیت ڈیپارٹمنٹ آف سٹوڈنٹس افیئرس یا اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کریں۔

(پ۔ ٹ ۱۱ ۹/۶۳) (ناظر تعلیم)

لجنہ اماء اللہ پشاور کا تیسرا سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ بھی شرکت فرمائینگی

لجنہ اماء اللہ پشاور کے زیر اہتمام تیسرا سالانہ اجتماع کا انعقاد مورخہ ۲۲ ستمبر بروز اتوار مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں عمل میں آ رہا ہے۔ اس اجتماع میں مرکز سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شرکت بھی متوقع ہے۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے پروگرام شروع ہوگا۔ اور تمام دن رہے گا۔ ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس بھی ہوگا۔ ملحقہ تمام جماعتوں کی لجنات کو شرکت کی دعوت ہے۔ مقامی لجنہ کی طرف سے قیام و طعام کا انتظام ہوگا اپنے ہمراہ گلاس اور پلیٹ لائیں۔ باہر سے آنے والی لجنات اپنی آمد کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

امۃ الباسط بشریٰ۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور

امتحان ہلال اطفال

۱۱ ستمبر کی بجائے ۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

بہت سی مجالس کی درخواست پر امتحان ہلال اطفال کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ جملہ قائدین مربیان اطفال کو علمی اور عملی حصہ کی تیاری اچھی طرح کروا لیں۔ تا ان کے اطفال انعامات حاصل کر سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں چند روز سے بعارضہ بخار و پیچش صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ موصوف محترم کو اپنے فضل سے عاجل و کامل شفا عطا فرمائے اور خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ احباب تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی ترقی کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔ (نذیر احمد خادم گھٹیالیاں)

۲۔ میری والدہ ان دنوں بعارضہ وجع المفاصل سخت بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں)

۳۔ میرے والد محترم فضل دین صاحب اوورسیر ریٹائرڈ گذشتہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری دنقاہت بہت زیادہ ہوگئی ہے اور حالت تسلی بخش نہیں اس لئے احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل چوہدری پوسٹ بکس ۷۲۱۔ لاہور۔

۴۔ احباب دعا فرمادیں کہ میری مشکلات کو اللہ تعالےٰ آسان فرمائے (محمد فیروز الدین ہٹیاں بالا آزاد کشمیر)

۵ بعض حالات کی وجہ سے پریشان ہوں احباب جماعت دعا فرمادیں (محمد یونس کراچی)

۶ میرے نواسے عزیز نعیم اللہ سہیل پسر ملک حمید اللہ صاحب اوور سیر کو چھت سے گرنے کی وجہ سے دماغ میں شدید چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے بچہ بالکل بے ہوش پڑا ہے جملہ احمدی احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو مکمل صحت عطا کرے (عبدالکریم ملک لاہور)

۷۔ خاکسار آج کل بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے میری اہلیہ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے (سلطان محمد خان احمدی چینی گوٹھ)

۸۔ میرا ایک مقدمہ زیر سماعت ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا کریں (قاضی بشیر احمد اسٹینو ربوہ)

۹۔ محترم حکیم مولوی نظام الدین صاحب عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور گرنے کی وجہ سے کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم حکیم صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (ضیاء الدین محمود۔ بیگم کوٹ لاہور)

۱۰۔ والدہ محترمہ عزیزہ پروفیسر عبدالسلام (لندن) حال کراچی معدہ اور پیٹ میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں یرقان کی علامات بھی ظاہر ہیں جملہ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درد دل سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ انہیں شفا بخشے۔ (محمد حسین سابق امیر ضلع ملتان)

۱۱۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ گوجرانوالہ ضلع لائل پور تقریباً دو ماہ سے کمر پر کار بنکل پھوڑے کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں سول ہسپتال میں اپریشن کردیا گیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدہ محترمہ کو جلد کامل شفاء عطا فرمائے اور ہماری پریشانی دور فرمائے آمین اللھم آمین (امۃ القیوم شاہدہ اہلیہ چوہدری عبدالکریم خاں صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۱۲۔ میرا بڑا بھائی شریف اللہ خاں لمبے عرصے سے ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے میں بزرگان سلسلہ اور جملہ احمدی بھائیوں اور درویشان قادیان سے اپنے بھائی کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز میرے والد صاحب آج کل بیمار رہتے ہیں ان کی شفایابی کے لئے بھی دعا فرمادیں۔ (رفیق اللہ خاں۔ لٹ ددچھاؤنی)

۱۳۔ حضرت قاضی امیر حسین صاحب جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق صحابی تھے ان کا پوتا سید منیر احمد بیمار ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (سید محمد لطیف سابق انسپکٹر بیت المال)

۱۴۔ خاکسار کی اہلیہ ایک لمبے عرصے سے ضعف قلب کمی خون وغیرہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (خاکسار ایم مبارک احمد سابق دیہاتی مبلغ نگڑی ضلع گوجرانوالہ

۱۵۔ میں درد دل کی وجہ سے بہت بیمار ہوں اور بعض اور پریشانیاں بھی ہیں احباب کرام میری صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔ (ناظر علی خاں چک R.B/۶۰ صدر جماعت احمدیہ)

۱۶۔ مکرم سید سجاد احمد صاحب ایم اے ابن مکرم خان بہادر الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی نے F.A.O کے عہدے پر فائز ہونے کی خوشی میں دس روپے بیرون مساجد کے فنڈ میں ۲۰ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے لئے خاندان کے لئے اور اسلام و احمدیت کیلئے یہ عہدہ مبارک مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔ (سید بدرالدین احمد معلم وقف جدید رانچی۔ بہار)

۱۶۔ میری پھوپھی صاحبہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (الشیخ حبیب اللہ نصرت آرٹ پریس ربوہ)

درویشانِ قادیان نمبر

نہایت قیمتی، تاریخی، تبلیغی اور تربیتی دستاویز

رسالہ الفرقان کا "درویشان قادیان نمبر" اپنی پوری شان کے ساتھ شائع ہو رہا ہے جو احمدیوں کے لئے ایمان افروز اور دوسرے لوگوں کے لئے نہایت مؤثر تبلیغی ذریعہ ہے ایک سو ساٹھ صفحات۔ علاوہ ازیں قریباً بیس تصاویر جن میں تمام مقامات مقدسہ کے فوٹو شامل ہیں عمدہ ٹائیٹل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ کاغذ کی انتہائی گرانی بلکہ نایابی کے باوجود یہ شاندار نمبر ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت میں مورخہ ۲۵ ستمبر کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ گرانی کی وجہ سے اس خاص نمبر کی قیمت اڑھائی روپے مقرر کی گئی ہے اور خریداروں کے علاوہ ایک محدود تعداد زائد چھپوائی گئی ہے جو دوست یہ نادر نمبر حاصل کرنا چاہیں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں یاد رہے کہ ایسا مجموعہ نایابی کے بعد دستیاب نہیں ہوسکے گا۔ بذریعہ ڈاک منگوانے والے دوست تین روپے کا منی آرڈر بھجوائیں انہیں یہ نمبر رجسٹری ڈاک میں بھجوایا جائے گا تا ضائع نہ ہو!

(منیجر۔ الفرقان۔ ربوہ)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ناصرات الاحمدیہ کا راہ ایمان کا امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس امتحان میں ہر احمدی بچی کا شامل ہونا لازمی ہے لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقوں سے زیادہ سے زیادہ ناصرات کو اس امتحان کے لئے تیار کریں سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر دو گروپوں میں اول دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کو انعامات دیئے جائیں گے اس امتحان کے لئے نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔

چھوٹا گروپ۔ راہ ایمان حصہ اول۔ بڑا گروپ راہ ایمان مکمل۔

راہ ایمان کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے کہ اس لئے انگریزی میں بھی امتحان دیا جاسکتا ہے لجنات کو اردو اور انگریزی کے پرچے مطلوبہ تعداد میں بھجوا دیئے جائیں گے۔

کتابیں دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکتی ہیں راہ ایمان اردو کی قیمت ۱۰ ر اور انگریزی کی ایک روپیہ ہوگی

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

گمشدہ سیونگ سرٹیفکیٹ

مجھے ایک سیونگ سرٹیفکیٹ معقول رقم کا ملا ہے جو خانیوال کے ڈاک خانہ سے جاری شدہ ہے اور سیونگ سرٹیفکیٹ پر خریدار کا پتہ یہ لکھا ہے احمد الدین ولد شرف الدین چک نمبر ۱۰/۱۴۰ جس کا یہ سرٹیفکیٹ ہو رقوم کی نشاندہی دیکر مندرجہ ذیل پتہ پر سے حاصل کر سکتا ہے۔

(شیخ سبحان علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۶۷/ج ب سوڈھی ڈاک خانہ مہدی آباد براستہ گوجرہ)

۱۷۔ میری اہلیہ قریباً ایک ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں لیکن دوائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اللہ تعالےٰ ناممکن کو ممکن میں بدل سکتا ہے احباب میری اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں (مرزا صالح علی ڈرگ روڈ بازار۔ کراچی ۲)

۱۸۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ جناب مرزا برکت علی صاحب تقریباً ایک ماہ سے بہت بیمار ہیں دل کی تکلیف کے علاوہ بلڈ پریشر کی بھی شکایت ہے احمدی بھائی بہنوں کی خدمت میں التجا ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (صالحہ طلعت بنت مرزا برکت علی صاحب ربوہ)

۱۹۔ پہلوان محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کوئٹہ میں کاروبار کے سلسلہ میں گئے تھے وہاں جاکر شدید طور پر بیمار ہوگئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے (عبدالمؤمن گولبازار ربوہ)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کرلیں۔

منیجر صاحب الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

مجالس انصار اللہ ربوہ، احمد نگر اور چنیوٹ کا مشترکہ تربیتی اجلاس

کثیر التعداد خدام کے علاوہ ہر سہ مقامات کے چھ صد سے زائد انصار کی شرکت!

متعدد صحابہ اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی اجلاس میں تشریف لا کر اپنی شرکت سے نوازا

ربوہ ۲۰ ستمبر ۔ کل مورخہ ۱۹ ستمبر بروز جمعرات ۴ بجے نماز عصر کے بعد دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں مجالس انصار اللہ ربوہ ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کا وسیع پیمانے پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں ہر سہ مجالس کے چھ صد سے زائد انصار نے شرکت کی علاوہ ازیں اس تربیتی اجلاس سے استفادہ کی غرض سے خدام بھی خاصی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مرکزی قائدین نے بھی اس میں شمولیت فرمائی اور علی الخصوص متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جن میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، محترم ملک فضل احمد صاحب بٹالوی۔ محترم ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی بھی شامل تھے) اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اجلاس میں موجود رہ کر انصار کو اپنی شرکت سے نوازا۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر ہدایت صدارت کے فرائض محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، قائد تعلیم نے ادا فرمائے اجلاس میں مکرم مولوی قمر الدین صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت اور صاحب صدر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اہم تربیتی موضوعات پر انصار سے خطاب فرما کر انہیں نہایت احسن پیرائے میں ان کے دینی فرائض کی طرف توجہ دلائی انہوں نے انصار اللہ کے فرائض نماز باجماعت کے التزام کی بنیادی اہمیت، قرآن مجید پڑھنے اور اس کے معانی و مطالب سے آگاہ ہو کر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈال کر احباب کو اپنے ان فرائض کی ادائیگی میں ایک نمونہ بننے کی پر زور تلقین کی جلسہ گاہ دفتر مرکزیہ کے احاطہ میں باقاعدہ شامیانے لگا کر تیار کی گئی تھی تاکہ احباب بسہولت بیٹھ کر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر سے پورے طور پر مستفیض ہو سکیں!

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

ٹھیک ساڑھے چار بجے سہ پہر پہلے جملہ انصار نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتدار میں نماز عصر ادا کی نماز کے معاً بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی ازاں بعد مکرم بشارت احمد صاحب نے ”کلام محمود“ میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پر معارف نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی، اس کے بعد جملہ انصار نے کھڑے ہو کر مکرم مولانا شمس صاحب کی اقتدار میں اپنا عہدہ دہرایا بعدہٗ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نائب زعیم اعلیٰ ربوہ نے مجلس ربوہ کے کام کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد باقاعدہ تقریروں کا آغاز ہوا۔

انصار اللہ کے فرائض

سب سے پہلے مکرم مولوی قمر الدین صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ نے ”انصار اللہ کے فرائض“ کے موضوع پر تقریر کی آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مطبوعہ ارشادات کی روشنی میں واضح کیا کہ انصار اللہ کا سب سے اہم اور بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ اپنے عمل سے اپنے آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مثیل ثابت کریں اور پھر دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے ویسی ہی شاندار قربانیاں پیش کریں تبلیغ واشاعت اور تنظیم و اطاعت کے لحاظ سے ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھائیں کہ جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے آپ نے اس ضمن میں علی الخصوص نماز باجماعت کے التزام اور تربیت اولاد کے خاص اہتمام پر بہت زور دیا اور بعض ایسے طریقوں پر بھی روشنی ڈالی جن کی مدد سے مجالس کے عہدیدار اپنی اپنی مجلس کے اراکین کی تربیت کے فرض سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہو سکتے ہیں!

نماز باجماعت کی بنیادی اہمیت

بعدہٗ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے اپنی تقریر میں نماز باجماعت کی بنیادی اہمیت پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی آپ نے قرآن مجید کی آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا کہ نماز خدا اور بندہ کے درمیان براہ راست تعلق کا سب سے اہم اور سب سے موثر ذریعہ ہے۔ نماز انسانی روح کی غذا ہونے کے باعث اس کے حق میں آب حیات کا حکم رکھتی ہے نماز کے بغیر انسانی زندگی کا اصل مقصد حاصل ہو ہی نہیں سکتا نماز وہ پہلا قدم ہے جس سے ایمان اور کفر میں امتیاز پیدا ہوتا ہے اسی لئے نماز شریعت کے ایک بنیادی جزو کی حیثیت رکھتی ہے اس کے بغیر کوئی مسلمان صحیح معنوں میں مومن نہیں بن سکتا آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ نماز ایک انفرادی عبادت ہی نہیں بلکہ اپنے اصلی معنوں اور مفہوم کی رو سے اجتماعی عبادت ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے صرف نماز کا ہی نہیں بلکہ نماز باجماعت کا حکم دیا ہے یہی وجہ ہے ہماری جماعتی زندگی کا اصل معیار نماز ہی ہے۔ کوئی جماعت حقیقی معنوں کی رو سے جماعت بن ہی نہیں سکتی جب تک کہ اس کے افراد کمال درجہ سختی اور شدت کے ساتھ نماز باجماعت کے پابند نہ ہوں اجتماعی زندگی کے تمام لوازمات نماز باجماعت میں موجود ہیں اس کا خصوصی التزام علاوہ روحانی منافع کے مساوات باہمی محبت و اخوت، اطاعتِ امیر اور تنظیم کے اوصاف کو اجاگر کر کے کامیاب اجتماعی زندگی کے لئے ایک مضبوط بنیاد کا کام دیتی ہے اور اجتماعیت کے احساس کو اس قدر راسخ کر دیتی ہے کہ جماعت کے پراگندہ اور منتشر ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا آپ نے نماز باجماعت سے لاپرواہی کو ایک خطرناک مرض قرار دیا اور اس میں سستی دکھانے والے افراد کی اصلاح پر زور دے کر جملہ انصار کو اس پر ایسی مداومت اختیار کرنے کی تلقین کی کہ گویا ان کی فطرت ثانیہ بن جائے اور اس کے بغیر انہیں جینا اور زندہ رہنا محال نظر آنے لگے

قرآن مجید کا علم حاصل کرنیکی بے اندازہ افادیت

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا شمس صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید کا علم حاصل کرنے اور اسے اپنی زندگیوں کا دستور العمل بنانے پر زور دیا۔ آپ نے بتایا کہ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کی ترقی کا تمام تر باعث قرآن ہی تھا۔ بعد ازاں ان پر ادبار اسی لئے آیا کہ ان کے درمیان سے قرآن اٹھ گیا انہوں نے اسے ایک کتاب مہجور کی طرح چھوڑ دیا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ آپ قرآن کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اسے پھیلائیں اور پھر دنیا کو اس پر عمل پیرا کرائیں تا اسلام کو پھر سربلندی حاصل ہو۔ اور وہ دنیا میں غالب آئے۔ آپ کی بعثت کی غرض یہی تھی کہ آپ اپنے اسوہ اور قوت قدسیہ کی مدد سے ایک ایسی جماعت قائم کر دکھائیں جو نجاھدھم بہ جہاداً کبیراً پر پوری طرح عامل ہو۔ تبلیغ کا یہ جہاد انجام پا ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ ہم قرآن نہ پڑھیں اور اس کے معانی و مطالب سے آگاہ ہو کر اس پر عمل پیرا نہ ہوں۔ اس کے بغیر ہم جاھدھم بہ جہاداً کبیراً کے مصداق بن ہی نہیں سکتے۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف تحریرات سے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے قرآن کی عظمت دیتے اس سے منفرد طور پر کمال درجہ محبت کرنے اور اس کے جملہ احکامات پر بدل و جان عامل ہونے کی پرزور تلقین فرمائی ہے۔ اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے حضور علیہ السلام کے یہ ملفوظات بہت مسحور کن ثابت ہوئے اور احباب انہیں سن کر فرط عقیدت و محبت میں جھوم اٹھے۔

اجتماعی دعا اور اجلاس کا اختتام

ازاں بعد مکرم شمس صاحب نے جملہ انصار سے ان کا عہد دہرایا اور پھر ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد جملہ احباب نے جلسہ گاہ میں ہی آپ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی۔ نماز مغرب کے بعد یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ مرحومہ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

چنانچہ جامعہ کے طلباء اور ممبران اسٹاف نے بھی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں محترمہ مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ مرحومہ اپنے چھوٹے فرزند مکرم سید مبارک احمد سرور صاحب۔ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کے پاس ربوہ میں ہی رہائش پذیر تھیں اور یہیں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے بڑے فرزند مکرم سید ناصر شاہ صاحب مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں ہونے کے باعث جنازہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ آپ کی بیٹی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ لاہور سے بروقت پہنچ گئی تھیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کے فرزندان، صاحبزادی اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷